Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Prof.
3. Department/College: S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : B.A. Urdu Hons. Part 2
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   B.A
7. Title/Heading of e-content : URDU KE CHAND TAZKIRE
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number : 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

29.05.2020 ①

آبِ حیات   اردو کے چند تذکرے

B.A.Hons.2
Paper V

اردو میں تذکروں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ پرانے تذکرہ نگار سیدھے سادے طریقے پر شعراء کا تذکرہ کیا کرتے تھے لیکن موجودہ علم میں میں چونکہ تذکرہ کی جگہ پر تنقید کا لفظ استعمال ہو رہا ہے اس لئے ہمارے نقاد کھل کر اور طمطراق کے ساتھ اپنے تنقیدی موقف کا اظہار کر رہے ہیں۔

اردو کے پرانے تذکروں میں شعراء کے نمونۂ کلام اور ان کے حالات کا مفصل ذکر ملتا ہے لیکن یہ تذکرہ بھی انہی شعراء کا ہوتا ہے جس سے تذکرہ نگار کو ذاتی واقفیت اور ذاتی لگاؤ ہو۔ تذکروں کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ اس میں شاعروں کے مختلف مراتب کا صاف اور مدلل بیان نہیں ملتا اور نہ ہی ایک کا دوسرے سے موازنہ کیا گیا ہے۔ سب سے بڑی کمی یہ ہے کہ تذکروں میں تنقید کا عنصر عنقا ہے بہرحال مندرجہ ذیل سطور میں اردو کے چند اہم تذکروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

① **نکات الشعراء** : یہ میر کا تذکرہ ہے جس میں انہوں نے شعراء پر تنقیدی روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ شعراء کی شخصیت اور ان کے ماحول پر کوئی تنقیدی روشنی نہیں پڑتی۔ میر حسن، مصحفی، شیفتہ جیسے شعراء پر کوئی رائے نہیں دی گئی ہے کہیں کہیں دو چار لفظوں میں ان کے کلام پر عام طریقے سے رائے زنی کر دی گئی ہے لیکن اس رائے زنی میں بھی خاص طور سے شاعری کی طرح قافیہ پیمائی کی گئی ہے۔ تحریر میں رنگینی، مرصع سازی اور حسن کاری کا عمل دخل ہے اس قسم کے حسین اور دلربا جملے شعراء کے محاسن و معائب پر پردہ ڈال دیتے ہیں

② **خمخانۂ جاوید** : یہ لالہ سری رام کا تذکرہ ہے۔ اس تذکرے کے دیباچہ میں وہ دوسرے تذکروں سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسری طرح کا تذکرہ لکھنا چاہتے ہیں جو تمام عیوب سے پاک ہو لیکن حیرت کی بات ہے کہ خمخانۂ جاوید اپنی خامیوں کی نذر ہو گیا جس کے شکار دوسرے تذکرے تھے۔ اس تذکرے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کے نام گنوائے گئے ہیں۔ ان کے اچھے برے دونوں قسم کے اشعار نوٹ کئے گئے ہیں لیکن [illegible] اور

REDMI NOTE 7 PRO

اس کے کلام کی تنقید پر کوئی بحث نہیں ملتی۔ اشعار کے انتخاب سے بھی ناقدانہ نظر کا پتہ نہیں چلتا۔ یہ تذکرہ شاعروں کے ذکر میں بھی ناکام ہے۔ اس تذکرے میں شعراء کے حالات دوسرے تذکروں سے مستعار ہیں۔

(۳) **آبِ حیات :** آبِ حیات محمد حسین آزاد کی تصنیف ہے۔ آزاد کی کتاب آبِ حیات کوئی تنقیدی کارنامہ نہیں، تذکرہ ہے۔ انہوں نے بھی دوسروں کی طرح تنقید کی عمارت ذاتی پسند ناپسند پر قائم کی ہے۔ البتہ ان کی یہ کتاب انشاء کا خوبصورت نمونہ ہے۔ اس کے دل آویز اور شگفتہ جملے فرحت بخش محسوس ہوتے ہیں۔

(۴) **گلِ رعنا :** گلِ رعنا آبِ حیات کی نقل ہے۔ گلِ رعنا میں ہر جگہ آبِ حیات کا فیض ہے۔ واقعات زیادہ تر آبِ حیات سے ماخوذ ہیں۔ تنقیدی حصہ زیادہ تر آبِ حیات سے نقل کیا گیا ہے۔ تنقیدی حصے کا عالم یہ ہے کہ "آزاد نے ٹھیک کہا ہے"، "آزاد نے سچ کہا ہے"۔ ان جملوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف گلِ رعنا نے آبِ حیات کو سامنے رکھ کر لکھا تھا۔ گلِ رعنا میں تنقید کا نام و نشان نہیں اور واقعہ نگاری اور انشاء پردازی میں بھی یہ کتاب آبِ حیات کی گرد کو نہیں پہنچ سکی۔

(۵) **شعر الہند :** عبد السلام کا تذکرہ ہے۔ اس تذکرے کے دیباچہ میں مصنف نے جو باتیں کہی ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انہیں تذکروں کی خامیوں کا احساس تھا اس لئے قاری کو یہ امید تھی کہ وہ اپنے تذکرے میں اس قسم کی خامیوں اور غلطیوں کو راہ نہ دیں گے لیکن صد افسوس کہ شعر الہند کا پہلا حصہ گلِ رعنا اور آبِ حیات سے کمتر ہے اور دلچسپی میں بھی آبِ حیات سے مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی عبارت الفاظ اور جملے کسے کسے ہیں۔ شعر الہند میں موجودہ شعراء کا بھی ذکر نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ نظم گو شعراء کو بھی اس میں شامل کیا گیا لیکن خرابی یہ ہے کہ ان شعراء کے نام اور ان کی نظموں کے عنوانات کی وضاحت کر دی گئی ہے اور ان نظموں کے اشعار نقل کر دیئے گئے ہیں مگر ان پر کوئی تنقیدی نظر نہیں ڈالی گئی ہے۔ شعر الہند کا دوسرا حصہ اردو شاعری کی مختلف اصناف پر تنقید کا ہے لیکن دراصل یہ حصہ مقدمہ شعر و شاعری، کاشف الحقائق اور موازنہ انیس و دبیر کا ذکر کرتے ہوئے ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں کہیں تنقید کا عنصر نہیں ملتا۔ اس لئے کہ عبد السلام کا ذہن گنجلک اور مطالعہ محدود تھا اس لئے ادبی لحاظ سے شعر الہند وقیع نہیں کہلا سکتا۔

—— x ——